میر انیسؔ

- پیدائش : ۱۸۰۳ء فیض آباد (ہندوستان)
- وفات : ۷ دسمبر، ۱۸۷۴ء لکھنؤ
- تصانیف : رباعیات، سلام، مراثی

یا رب ! چمنِ نظم کو گُل زارِ اِرم کر

حاصلاتِ تعلّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱)محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن بیان کرسکیں ۔ (۲)نظم کو اوصاف بلند خوانی کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔ (۳)شعری فن پارے کی اصطلاحات کی شناخت کرسکیں۔ (۴)مبالغے کی تعریف کرسکیں۔

یارب ! چمنِ نظم کو گل زارِ اِرم کر — اے ابرِ کرم ! خشک زراعت پہ کرم کر
تو فیض کا مبدا ہے توجہ کوئی دَم کر — گم نام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر
جب تک یہ چمک مہر کے پر تَو سے نہ جائے
اِقلیمِ سخن میرے قلم رَو سے نہ جائے

اس باغ میں چشمے ہیں ترے فیض کے جاری — بلبل کی زباں پر ہے تِری شُکر گزاری
ہر نخل بَرومند ہے یا حضرتِ باری — پھل ہم کو بھی مل جائے ریاضت کا ہماری
وہ گل ہوں عنایت چمنِ طبعِ نِکو کو
بلبل نے بھی سُونگھا نہ ہو جن پھولوں کی بُو کو

غوّاصِ طبیعت کو عطا کر وہ لآلی — ہو جن کی جگہ تاجِ سرِ عرش پہ خالی
اِک ایک لڑی نظمِ ثریّا سے ہو عالی — عالَم کی نگاہوں سے گرے قطبِ شمالی
سب ہوں دُرِ یکتا نہ علاقہ ہو کسی سے
نذر ان کی یہ ہوں گے جنھیں رشتہ ہے نبیؐ سے

بھر دے دُرِ مقصود سے اس دُرجِ دہاں کو — دریائے معانی سے بڑھا طبعِ رواں کو
آگاہ کر اندازِ تکلّم سے زباں کو — عاشق ہو فصاحت بھی وہ دے حُسن بیاں کو
تحسیں کا سماوات سے غل تا بہ سمک ہو
ہرگوش بنے کانِ ملاحت، وہ نمک ہو

تعریف میں چشمے کو سمندر سے ملا دوں — قطرے کو جو دوں آب تو گوہر سے ملا دوں
ذرّے کی چمک مہرِ منوّر سے ملا دوں — خاروں کو نزاکت میں گُلِ تر سے ملا دوں
گل دستۂ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں
اک پھول کا مضموں ہو تو سَو رنگ سے باندھوں

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) "چمنِ نظم" سے شاعر کی کیا مراد ہے ؟
(ب) اس مرثیے میں مبالغے کی چند مثالیں تلاش کیجیے۔
(ج) اِس نظم میں کون کون سی تراکیب استعمال ہوئی ہیں ؟
(د) شاعر اِس مرثیے میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگ رہا ہے ؟
(ہ) آپ کے خیال میں اس نظم کا پسندیدہ شعر کون سا ہے ؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بیان کیجیے۔
(و) بیان میں فصاحت کب پیدا ہوتی ہے ؟
(ز) اِس نظم کے کسی ایک بند میں ایسے الفاظ کی نشان دہی کیجیے جن میں معنوی تعلق ہو۔
(ح) کائنات کے کن مظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی "فیض کا مبدا" ہے ؟

سوال نمبر۲ : اِس نظم کے دوسرے اور پانچویں بند کی وضاحت کیجیے۔

سوال نمبر۳ : اِس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال نمبر۴ : درج ذیل تراکیب کے معنی بتائیے:

دُرِ مقصود	دُرجِ دہاں	کانِ ملاحت	دُرِ یکتا	اقلیمِ سُخن

مبالغہ:

یہ شعر غور سے دیکھیے:

"رونے پہ باندھ لے جو مِری چشمِ تر کمر ----- کیسی زمیں، فلک پہ ہو پانی کمر کمر"

اس شعر میں شاعر نے اپنی چشم یعنی آنکھ کے رونے کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر میری آنکھ رونا شروع کردے تو میرے رونے سے زمین تو کیا، فلک پر بھی کمر کمر پانی چڑھ جائے۔ کلام میں کسی بات کو اپنی اصلی حالت سے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا "مبالغہ" کہلاتا ہے۔

سوال نمبر۵ : آپ اِس نظم میں صنعتِ مبالغہ کی نشان دہی کیجیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ لائبریری سے میر انیسؔ کے مرثیے تلاش کرکے اُن کے منتخب حصّے درست تلفّظ اور مناسب لہجے سے ہم جماعتوں کو سنائیں گے۔
- طلبہ مرثیے کی تعریف اور اُس کے اجزا، میر انیسؔ کے حالاتِ زندگی یا اُن کی شاعری پر چند منٹ کی تقریر کریں گے۔

مرثیہ ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں شاعر کسی شخص کے دُنیا سے اُٹھ جانے پر اپنے جذباتِ غم کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کی خوبیاں کو بیان کرکے اُسے خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے۔ مرثیے کے لیے مخصوص ہیئت کی کوئی شرط نہیں۔

اُردو میں خاص طور پر شہدائے کربلا کے مرثیے لکھے گئے ہیں۔ اساتذۂ فن نے مرثیے کے آٹھ حصّے بیان کیے ہیں۔

۱۔ چہرہ	۲۔ سراپا	۳۔ رخصت	۴۔ آمد
۵۔ رجز	۶۔ جنگ	۷۔ شہادت	۸۔ بین

آپ کی کتاب میں میر انیؔس کے ایک مشہور مرثیے کا چہرہ دیا گیا ہے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو مشقی سوالات میں موجود اصطلاحات کا مطلب بتائیے۔
- طلبہ کو مُسدّس اور مُخمّس کا فرق سمجھائیے۔
- طلبہ کو کتاب میں شامل فرہنگ اور دیگر لُغات سے استفادے کی ترغیب دیجیے۔
- طلبہ کو صنفِ مرثیہ اور میر انیؔس سے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائیے۔